اے عقل مند اسے مضبوطی سے پکڑ اور یاد کر۔ اس لئے کہ جس نے اسے پالیا گویا اس کی سب سے بڑی تمنا پوری ہو گئی۔

صاحب کشف الظنون نے ہدایہ کی مدح میں جو شعر نقل کئے ہیں وہ تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں[1]۔

ان الهداية كالقرآن قد نسخت ما صنّفوا قبلها في الشرع من كتب

فاحفظ قواعدها واسلك مسالكها يسلم مقالك من زيغ ومن كذب

ہدایہ کی مثال قرآن کی سی ہے۔ جس نے شریعت کی سابقہ کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ پس اس کے قواعد کو یاد کر اور اس کے بتلائے ہوئے راستے پر چل۔ اس طرح تیرا کلام کجی اور جھوٹ سے مامون ہو جائے گا۔

ابن کمال پاشا نے آپ کو اصحاب ترجیح میں شمار کیا ہے۔ لیکن دوسرے علماء آپ کو مجتہد فی المذہب کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں[2]

آپ کی یہ مشہور تصنیف "ہدایہ" اگرچہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔ لیکن اس کے باوجود نہایت ہی ٹھوس اور جامع متن کی طرح اس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک جملہ بڑی ہی وضاحت اور تفصیل کا محتاج ہے[3]۔ اور ظاہر ہے کہ جو کتاب اسی جلدوں کا لب لباب اور نچوڑ ہو اس کی یہی شان ہونی چاہیئے۔

(حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے اگر کوئی شخص مجھ سے فتح القدیر جیسی عظیم کتاب لکھنے کے لئے کہے تو مجھے امید ہے کہ ایسی کتاب لکھ سکوں گا۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ ہدایہ کی چند سطور کے مانند کچھ لکھ دو تو اس سے عاجز ہوں)

درحقیقت صاحب ہدایہ جو عبارات لاتے ہیں اگر کوئی اس مضمون کو دوسرے الفاظ میں ادا کرے، بایں صورت کہ فصاحت و بلاغت جوں کی توں رہے تو شاید یہ بات بہت مشکل رہے۔

ان کے ہر کلمہ اور ہر لفظ سے فصاحت و بلاغت ٹپکتی ہے۔ اور ان کی عبارت میں ایک خاص قسم کی چاشنی ہوتی ہے۔ جو اہل علم حضرات پر مخفی نہیں۔ مشتے نمونہ خروارے کے طور پر ایک جملہ نقل کئے دیتا ہوں۔ صاحب ہدایہ باب زکوٰۃ الزروع والثمار میں فرماتے ہیں۔

---

[1] کشف الظنون جلد ثانی ص ۲۰۳۲ [2] الفوائد البهية فی تراجم الحنفیہ (مولانا عبدالحی صاحب) ص ۱۴۱ [3] صاحب کشف الظنون ہدایہ کی عظمت شان کی نشان دہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وهي وان كانت شرحا للبداية الا ان فيه غوامض اسرار محتجبة وراء الاستار لا يكشف عنها من محاذير العلماء الا من اوتي كمال التيقظ في التحقيق صفحہ ۲۰۳۱ جلد ۲ کشف الظنون